اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۱۸) مطبوعہ ۶ مئی ۱۸۹۸ع بروز جمعہ جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اِنسداد طاعون میں دل توڑ توڑ کر کوشش کی جارہی ہی مگر یہہ موذی اور کالی بلا وبال جان ہوکر اپنے پاؤں جماتی اور پھیلاتی ہی چلی جاتی ہی۔ حتیٰ کہ ہر ایک کو اپنی جان کے لالے پڑ رہے ہیں۔ اِس وبا کا تمام پنجاب بھر میں پھر نکلنے کا احتمال ہی۔ جہانتک مشاہدہ اور تجربہ کام دیتا ہی۔ اسکا ایک دفعہ کا اندراج کسی مُلک میں دیرپا ہوتا ہی۔ اور اُس کا دفعیہ اور اخراج کوئی سہل کام نہیں ہی۔ خداوند تعالیٰ اس مُلک پر اپنا فضل ہی کرے۔ ہم کو یقین ہی کہ ہندوستان کے گناہ کا پیالہ لبریز ہی۔ صدق کے بجائے مُلک بطالت کا پیچھا کئے جاتا ہی۔ تکبر و غرور سے یہہ ملک اپنا سر بہت اُونچے اُٹھائے رکھتا ہی۔ نہ کوئی فرد بشر اپنے ابنائے جنس کی عزت کرتا ہی نہ اِس ملک میں عورت کی توقیر ہی۔ خدا کی پرستش زبانی جمع خرچ ہی۔ پیٹ ہی محض سب کا خُدا ہی خدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا۔ وہ جو آسمان پر تخت نشین ہی۔ ہماری کارستانیوں کو دیکھتا ہی۔ اور مطابق اُس کے بدلا دیگا +

ہم پنجاب ریلجس بُک سوسائٹی کے منتظمان سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اُس چھوٹی کتاب ادویت بھاسن پنجابی کو پھر شایع کرادیں۔ ہم نے سنا ہی کہ اُسکی اشاعت بند ہوگئی ہی اگر یہہ سچ ہی تو ہم کو سخت تاسف ہی۔ ہم نے ویدانتی مت کے کھنڈت کرنے کے لئے اور طرز طریہہ کہ اُنکی اپنی اصطلاحات میں کوئی رسالہ اس سے بڑھکر نہیں پایا ہی۔ منادوں کے ہاتھ میں تو وہ ایک عمدہ سلح کا کام دیتی تھی۔ ہمارے خیال میں علم اِلٰہی کے مدرسہ کے ہر ایک طالب علم کو اِس کتاب سے واقف ہونا چاہئے۔ اُمید واثق ہی کہ سوسائٹی ہماری اِس معروضہ پر عمل کرکے اِس بینظیر کتاب کو معدوم نہ ہونے دیگی۔ بلکہ مکرر اشاعت عطا فرماویگی

نامہ نگاروں اور باقی ناظرین نورافشاں سے ہماری التماس ہی کہ آپ صاحبان زیادہ توجہ نورافشاں کی طرف دیویں ہم آپ لوگونسے کچھ زیادہ سُنا چاہتے ہیں۔ اخبار ہذا کی اشاعت و تلقین سے قوم کی خدمت مقصود ہی۔ یہہ آپکا آلہ ہی اپنے اپنے خیالات کے اظہار کرنے اور اپنی اپنی رائیں دینے سے کیوں چوکتے ہو۔ اسکی اِشاعت کو ترقی اور اس کے معیار خیالات کو توسیع دینا اپنا فرض منصبی سمجھئے۔ ہم اُن صاحبان کے شکر گذار ہیں جو وقتاً فوقتاً اپنے زرین مضامین سے ہمکو اعزاز بخشتے رہتے ہیں باقی خریداروں سے بھی ہم کچھ سُنا چاہتے ہیں۔ دیکھئے کب تک جواب خط سے آنکھیں شاد ہوں مضمون نہیں تو دو لائن کی خبریں ہی بھیجدیا کریں۔ اخبار کی ترقی کا دارومدار محض اڈیٹران نورافشاں پر ہی نہ چھوڑ دیا کریں کچھ تو سلسلہ جنبانی چھیڑئے۔ نورافشاں کی ترقی کا انحصار آپ صاحبان کی طبایع جولانی پر ہی ہم تو لکھتے لکھتے گرگ کہن کی مصداق بن رہے ہیں گھر گھستے میں تھکے بیٹھ پر بوجھ نہ لے ایسے بوڑھے بیل کو کون کھڑا ہونے دے۔ ای نوجوانوں ای فخر قوم کیوں آپنے ایسے اہم معاملے میں سکوت حاصل کی ہی۔ ذرا کمر ہمت چست باندھو و خدمت قوم کیلئے آمادہ ہو۔ زیادہ طوالت درد سر ہی۔ ..

عاقلاں را اشارہ کافیست۔ [illegible]

نُورافشاں

پادری اے ایچ یونگ صاحب - ایم - اے - ایڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب - پادری غلام مسیح صاحب } اسسٹنٹ
پادری طالب الدین صاحب بی - اے - پادری پی سی اپل صاحب } ایڈیٹرز

ہائے! کہاں رہے وہ بزرگان دین جنکے

زیرسایہ اور رکاب میں انواع واقسام کی برکات ہمراہ تھیں اور جنکی ساعی جمیلہ سے ایک پبلک مستفیض تھا - اور جنکی موجودگی متاخرین کے لئے فخر اور زینت کا باعث تھا جو متقدمین کی حیثیت میں ہوکر پنجاب میں قوم کی اخلاقی اور روحانی بنیاد رکھ گئے وہ یک بیک اس دنیا فانی سے انتقال کرکے باشندے آنجہانی ہو چکے اور ہوتے جاتے ہیں - پادری عبداللہ صاحب کے گذر جانے سے بزرگوں کی فہرست میں سے ایک اور کمی آگئی ہے اس متبرک جماعت میں سے تو اب ایک عشر عشیر حصہ بھی باقی نہیں رہا ہے - مسیحی قوم کی زیادہ ترقی کا دارومدار اب انکی اولاد پر اور انہیں پر ہے جنکو خدا بلاوے - آپ ان مسیحی طوائف میں سے تھے جو پنجاب میں اول اول دائرہ مسیحیت میں آئے - آپ بزرگ پادری گولکناتھ صاحب مرحوم کے سربرآوردوں میں سے تھے اور انہیں کے ہاتھ سے سنہ ۱۸۴۹ء میں بپتسمہ پایا - انسانی ذات میں عجیب اسرار ہے کہ جسکے طفیل اسمیں کوئی نہ کوئی آباؤ اجدادی خواص پائے جاتے ہیں یعنے یہہ مسلمہ ہے کہ ہم اپنے آباؤ اجداد سے چند حسن وقبیح وراثتاً حاصل کرتے ہیں چنانچہ پادری عبداللہ صاحب مرحوم اسکی ایک عمدہ نظیر تھے - جن ایام میں وہ اپنا جنم بھوم چھوڑ کر آپ جالندھر میں وارد ہوئے - تو آپ کے پاس کوئی ظاہرہ تمکنت یا پاس خاندانی کی موروثی موجود نہ تھی - مگر مثل ایک نونہال پودے کے جو موافق زمین نہ ہونے کی وجہ سے بڑھنے نہیں پاتا مگر موافق زمین میں لگا دینے سے خاطرخواہ نشوونما پاتا ہے علی ہذالقیاس عبداللہ صاحب کے مخفی عمدہ خصائل نیک صحبت میں پڑنے سے نمودار ہوگئیں آپ محمدی قوم میں سے تھے آپکے آباؤ اجداد زمینداری کرتے اور بھیڑ بکری چرایا کرتے تھے - روزگار زمانہ نے بیکار کر دیا - مجبوراً وطن سے پاؤں اکھڑے ملکیت چھن گئی اور انقلاب زمانہ نے اپنا سیاہ منہہ دکھایا اسلئے ذریعہ معاش کی خاطر جہلم کے علاقہ سے نکلکر جہاں جسکی سینگ سمائی چل بسے عبداللہ صاحب بھی گھر سے نکل پڑے - بہت مصیبتیں جھیلیں اور زمانہ کی خاک چھانی متفرق کام میں ہاتھ ڈالا کہیں بنی کہیں بگڑی گرتے اٹھتے آخر جالندھر میں ڈیرہ کیا خدا نے تو وہاں ہی لانا تھا اور اگر صاحب مرحوم شاہی راستہ سے ہو کر آتے تو شاید بیابان کے راستہ سے ہی آپ گر آئے تو بھی ابھی عین عالم شباب تھا طبیعت میں تو اوباش کا نام ونشان نہ تھا کام کاج میں چستی و پھرتی جیسی تھی ہر موقعہ پر حاضر ہر کام کیلئے مستعد جو خدمت اختیار کی خواہ اعلیٰ یا ادنےٰ نہایت خوش اسلوبی سے اسکو انجام دیا - نوجوان ہونہار پایا گیا - کچھ لکھنا پڑھنا بھی پایا وہ موروثی تو موجود ہی تھا بہت جلد ترقی کی اور سبکو حیرت میں ڈالدیا - اب تو دینی تعلیم کا شوق بھی موجزن ہوا حتیٰ کہ قرآن کے ورق بھی الٹ ڈالے اور کتب مقدسہ کا بھی مطالعہ شروع کر دیا - کچھ عبرانی بھی پڑھی - تاکہ اہل کتب کا اصلی زبان میں مطالعہ کیا جاوے اور کسیقدر یونانی میں بھی ہاتھ پاؤں مارے بلکہ عام انگریزی بول چال میں بھی آشنائی حاصل کی - القصہ جہاں تک ہوسکا ترقی کا قدم آگے ہی رکھا بزرگ پادری گولکناتھ صاحب کی زندگی اور تربیت اور تعلیم ان کے دل میں نقش کر گئی اور سلامتی دین ہو کر آخر مسیحی مذہب سے شرف حاصل کیا - مشن نے آپ کو لائق پاکر گولکناتھ صاحب کا مددگار مناد مقرر کر دیا - آپ نے اس عہدہ میں عمدہ نبھائی - ہر ایک ملت اور فرقہ کے آدمی سے رسوخ پیدا کیا فن مناظرہ میں آپکو بہت شوق تھا - اکثر محمدی لکھے پڑھے آدمیوں کو اپنے گھر میں بلاتے مدارات سے پیش آتے اور بحث مباحثہ کرتے - قوت حافظہ آپکی عجب ڈھنگ کی تھی - کتب مقدسہ اور قرآن کی آیات اور حوالجات بلا تکلف وکھوج نکال کر پیش کر دیتے تھے - بلکہ عین ضعیفی کے ایام میں بھی انکا حافظہ بدستور قائم تھا - چنانچہ جب مناظرہ مابین عبداللہ آتھم صاحب مرحوم و مرزا قادیانی جاری تھا تو آپ نے آتھم صاحب کی بہت کچھ مدد قرآن کی آیات اور حوالے پیش کرنے میں دی - آپ کا تعلق جالندھر کی کلیسیا سے ایسا تھا جیسے ایک بزرگ کا بچوں سے ہوتا ہے - کیونکہ وہاں کے باقی کل مسیحی انہیں کے سامنے پلے اور بڑھے ان میں آپ کی بڑی عزت اور توقیر کی جاتی تھی اور جب گولکناتھ میموریل چرچ کی بنیاد بڑے دھوم دھام سے ڈالی گئی تو اسوقت بنیادی پتھر اس عمارت کا حسب منشا جالندھر کلیسیا آپ ہی نے رکھا تھا - جالندھر میں مدت دراز تک عہدہ مقررہ پر ممتاز رہے - آخر گھوڑہ واہا ہوشیارپور ضلع کی نوخیز کلیسیا میں پریسبٹری نے انہیں کو پاسبانی کے کام کے لائق پایا - وہاں پر مقیم ہو کر قائم مقام عہدہ پاسبانی کے کام کو خاطرخواہ سرانجام دیا - اور پریسبٹری نے ان کو پادری کے عہدہ پر ممتاز کیا - تب سے وہ وہاں ہی رہے - تاوقتیکہ پیرانہ سالی نے کام سے دست بردار ہونے کیلئے مجبور کیا - کچھ مدت اپنے بیٹے مسٹر ڈیوڈ عبداللہ صاحب سکرٹری میونسپلٹی کے گھر میں سکونت کی - آخر امرتسر میں اپنی بیوی صاحبہ کے ساتھ اپنی لائق صاحبزادیوں کے گھر میں رہنے کے لئے چلے گئے - وہ سلسلہ موروثی جس کے بہت آثار ان کی اپنی زندگی میں پائے گئے - ان کی اولاد میں قائم ہے - چنانچہ آپ کا بیٹا اور آپ کی بیٹیاں اور پوتے اور پوتیاں سب کے سب مسیحیوں کے لئے باعث افتخار ہیں - صاحب موصوف ہمارے لئے عمدہ نمونہ چھوڑ گئے ہیں - وہ غیرت مند مسیحی تھے - اور آخر دم تک دین کی حمایت کرتے رہے - خدا ان کی اولاد پر برکت دے - تاکہ وہ بھی انکی مانند قوم کی دینی وملکی وسوشل خدمت کے لئے مخصوص ہوں +

آمین

مراسلات

یونائٹڈ مشنری کانفرنس

۲۰ اکتوبر ۱۸۹۴ء بمقام لکھنؤ ایک یونائٹڈ مشنری کانفرنس منعقد ہوئی اور اصلاح شراب نوشی کی نسبت ایک تجویز منظور ہوئی جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ عشائے ربانی میں انگور کا غیر جوشیدہ رس استعمال ہو۔ کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق یہہ تجویز ہندوستان کے تمام مشنری کانفرنس اور تمام مشنریوں کے پاس جو ممالک مغربی شمالی اور اودھ میں کام کرتے ہیں بھیجی گئی۔ اس تجویز کی چند دلیلیں پیش کیجاتی ہیں۔

اوّل جوشیدہ رس کے استعمال کرنے سے شاید کوئی شخص جو شراب پینے کی عادت میں مبتلا رہا ہو۔ آزمایش میں آجائے ✝

دوم۔ جوشیدہ رس اُن لوگوں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہے جو شراب خوری کے خلاف منادی کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے ہیں۔ جب تک کہ جوشیدہ رس عشاء ربانی میں استعمال کیا جاتا ہے ✝

سوم۔ جوشیدہ رس اُن متلاشیوں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہے جنہوں نے اپنے پُرانے مذہبوں میں شراب سے پرہیز کرنے کا سبق سیکھا ہے ✝

چہارم۔ غیر جوشیدہ رس استعمال کرنا کلام کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ خداوند اور اُسکے رسول کہتے ہیں۔ کہ انگور کا پھل استعمال کرنا چاہئے۔ متی ۲۶ : ۲۹ و مرقس ۱۴ : ۲۵ ✝

پنجم۔ چونکہ غیر جوشیدہ رس استعمال کرنا کلام اور مسیح کی روح کے مطابق ہے۔ اور مسیح کی موت کا خاطر خواہ نشان ہے۔ اور اس کے استعمال کرنے سے ہماری کلیساؤں سے ایک خطرہ کا سبب دور کیا جاتا ہے۔ تو مناسب ہے کہ تمام کلیسائیں متفق ہو کر اس بہت میں غیر جوشیدہ رس استعمال کریں ✝

اس تجویز کا جواب۔ پادری۔ ایس۔ ایچ۔ کیلوگ ڈی ڈی اس طرح تحریر فرماتے ہیں :۔

ڈیرہ دون یکم جنوری ۱۸۹۵ء

پادری۔ اے۔ ڈبلیو۔ نیوبولٹ سکرٹری

یونائٹڈ مشنری کانفرنس لکھنؤ

پیارے بھائی مجھے آپ کی کانفرنس کا وہ اشتہار ملا جس میں ہندوستان کی تمام کلیساؤں کو ترغیب دیجاتی ہے کہ عشاء ربانی میں وائن کے عوض میں انگور کا غیر جوشیدہ رس استعمال کیا جائے۔ اسکو پڑھتے ہی مجھے نہایت رنج والم ہوا جس کی وجہ میں گذارش کرتا ہوں۔

(۱) ہمارا مبارک خداوند اپنے کامل علم سے شراب خوری کی بُرائیوں اور خطرات آزمایش جو کہ ہمیں معلوم ہیں پُورے طور پر جانتا تھا اور کسی اور چیز کو چُن سکتا تھا لیکن یہہ ایک پورے طور پر ثبوتہ اور متفقہ تاریخی واقعہ ہے کہ اُس نے وائن کو یعنی انگور کے جوشیدہ رس کو چُنا تاکہ اُس کی موت کی رسم یادگاری میں گنہگاروں کے واسطے بہائے ہوئے خون کا نشان ہو۔ جہانتک میں نے دریافت کیا اس تاریخی واقعہ کی نسبت تمام مسلم الثبوت علما متفق الرائے ہیں۔ لہذا ان سب کے برخلاف مجھے اپنے آپ کو نادان بنانا منظور نہیں ✝

(۲) چونکہ یہہ میرا طے شدہ اور مستحکم فیصلہ ہے اور اس مضمون کے سالہا سال کے خاص مطالعہ کا نتیجہ ہے اس لئے میں ہرگز اس کوشش میں کانفرنس کے ساتھ متفق نہیں ہو سکتا ہوں کہ اس شئے کے عوض میں جو ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنی دوسری آمد تک اپنے بہائے ہوئے خون کا نشان مقرر کر دیا۔ کوئی اور چیز خواہ کچھ ہی ہو۔ کام میں لائی جاوے۔ اگر میں ایسا کروں تو گویا میں اپنے آپ کو خداوند سے زیادہ دانا اور شرابیوں کے بچانے میں خُداوند سے زیادہ متفکر سمجھتا ہوں ✝

(۳) آیات متی ۲۶ : ۲۹ و مرقس ۱۴ : ۲۵۔ آپ اپنی رائے کی تائید میں عشاء ربانی میں بجائے وائن کے غیر جوشیدہ رس کے مستعمل ہونے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک آیات مذکور آپ کی رائے کے خلاف میں زیادہ موزوں و مطابق ہیں۔ کیونکہ ان آیات میں ہم ایسا تصرف نہیں کر سکتے کہ جملہ انگور کا پھل کی یونہی سرسری تشریح کر دیں۔ بلکہ ہم پر فرض ہے کہ ہم دریافت کریں کہ اُس زمانہ اور اُس موقع پر اُن یہودیوں نے جن کے سامنے یسوع مسیح نے یہہ جملہ پیش کیا۔ اس کے کیا معنے سمجھے۔ مسلم الثبوت علماء کی رائے کے مطابق اس جملہ کے معنی صاف ہو چکے ہیں۔ کیونکہ یہہ وہی جملہ ہے جو اُسوقت سے لیکر آج تک یہودیوں کی نماز کی کتاب میں عید فسح کے موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے۔ (اے خُداوند انگور کے اس پھل کے لئے تیرا شکر کرتے ہیں) الخ

اس کتاب نماز کی (Liturgy) ایک بہت پرانی تفسیر میں اس کا بیان ان الفاظ میں درج ہے۔

سوال۔ اس تشریح میں انگور کے پھل سے کیا مراد ہے۔

جواب (وائن یعنے انگور کا جوشیدہ رس۔)

اس کی تائید میں یہہ بات بھی غور طلب ہے کہ قدیم ربّی ہدایت کرتے ہیں کہ عید فسح میں اس انگور کے پھل میں سے کسی کو کتنا استعمال کرنا چاہئے۔ اور وہ اس ہدایت کا یہہ سبب بتاتے ہیں کہ اگر اس سے زیادہ میز پر رکھا جائے تو اس پاک رسم میں شراب خوری ہو جانے کا خطرہ پیدا ہوگا۔ المختصر یہہ جملہ انگور کا پھل ابتدائے کلیسیا میں ایسا ہی سمجھا جاتا تھا۔ اس بارہ میں ایک لاجواب دلیل ۱ قرنتیوں ۱۱ : ۲۱ میں

درج ہی جس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کارنتھس کی کلیسیا میں وہی بات ہوگئی جس کا خطرہ یہودی ربّی بیان کرتے تھے یعنی بعض لوگ عشاءِ ربانی میں مست ہوگئے۔ پس صاف ظاہر ہی کہ وہ انگور کا غیر جوشیدہ رَس استعمال نہیں کرتے تھے اور یاد رہے کہ وہاں رسُول اُن سے مطلق نہیں کہتا ہی۔ کہ تم نے خُداوند کے اصلی قاعدہ کو توڑ ڈالا۔ اور نہ کانفرنس کے الفاظ میں یہہ بیان کرتا ہی کہ اُن کمزور بھائیوں کی خاطر جو عشاءِ ربانی میں وائن کے استعمال کرنے سے بے طرح گر گئے انگور کا غیر جوشیدہ رَس استعمال کرنا چاہیئے۔

(۴) آخری دلیل جو میں پیش کرتا ہوں مفصّلہ بالا بیان کا نتیجہ ہی اور بجائے خود نہایت موزوں ہی۔ اور تجویز مندرجہ اشتہار سے مجھکو اور خادم الدینوں اور کلیسیاؤں کو غیر جوشیدہ رَس کے استعمال کرانے سے روکتی ہی۔

اوّل اِس خط میں پولوس رسول روح القدس سے الہام پاکر مسیحیوں کو ترغیب دیتا ہی کہ کوئی اپنے بھائیوں کو ٹھوکر نہ کھلاوے۔ ۱۔ قرنتھیوں ۸: ۹ و ۱۳۔

دوم۔ اِس کلیسیا میں بعض ایسے شریک تھے جو پہلے نشہ باز تھے۔ ۱۔ قرنتھیوں ۶: ۱۰ و ۱۱۔

سوم۔ اگرچہ پولوس رسول آپ کی کانفرنس کے مانند تعلیم دیتا اور غالباً اسی طرح اصلاح شدہ نشہ بازوں کا فکر رکھتا تھا۔ تاہم اس بات کا اشارہ تک نہیں کرتا ہی کہ اصلاح شدہ نشہ بازوں کی خاطر یا بدیں خیال کہ عشاءِ ربانی کے وقت دوبارہ لوگو نکا مست ہو جانا ممکن ہی۔ عشاءِ ربانی میں جوشیدہ رَس کے بجائے اور کچھہ استعمال کرنا چاہیئے۔ پس میں یہہ نتیجہ اخذ کئے بغیر کیونکر رہ سکتا ہوں کہ رسُول نے رُوح سے ہدایت پاکر یقین کیا کہ خُداوند نے انگور کے جوشیدہ رَس کو اپنی یادگاری کے واسطے اسقدر پختہ طور پر مقرر کیا کہ نہ کسی کلیسیا کو اور نہ کسی رسُول کو اختیار ہی کہ کمزور بھائیوں کی خاطر اُسے تبدیل کرے۔ ایسے انوکھے حالات میں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ غلطی نہ کرنے والی پاک روح نے اُس کو اجازت نہیں دی کہ وہ اِس بات کا اشارہ تک بھی کرے۔ کہ خداوند کے مقرر کردہ نشان کو جو اس معاملہ کے ہر پہلو سے واقفیت کے بعد چناگیا ہی۔ تبدیل کرنے کی کلیسیا مجاز ہوگی۔ اپنی طرف سے میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اتنی دلیری نہیں کہ پرہیزگاری کے اُس طریقہ کو جسے سب سے بڑے رسُول نے نازک وقت پر جب کہ کمزور بھائیوں کی خاطر وہ ضروری سمجھا جاسکتا تھا پیش نہیں کیا پیش کروں۔

آخر میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کی تجاویز دربارہ انسداد شراب خوری (Temperance Work) بہت سے مسیحیوں خصوصاً خادم الدینوں کو حصہ لینے سے بالکل روک رکھتی ہیں۔ ایسی تجویزوں میں وہ ایک لمحہ بھر بھی شریک نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ اِسکا منطقی نتیجہ یہہ نکلا ہی کہ ہمارے خُداوند کی ہدایت پر تہمت لگائی جاتی ہی۔ (گو دانستہ نہیں) اور سب سے بڑے رسُول کے الہام پر شک لایا جاتا ہی مجھے کامل یقین ہی کہ آپ کے طریق انسداد شراب خوری پر خُداوند کے یہہ الفاظ صادق آتے ہیں۔ ہر ایک پودا جو میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا۔ اُکھاڑا جاویگا متی ۱۵: ۱۳۔ اگر آپ کی کانفرنس اصلاح شراب خوری کا کوئی ایسا طریقہ پیش کرے جسکو اختیار کرنے سے خداوند مسیح کی ہدایت کی پوری تعمیل کرنے میں دِقت واقع نہو تو میں بڑی خوشی سے حتیٰ الامکان آپ کے مدعا کو سرانجام دینے میں آپ کے ساتھہ شریک ہوکر مدد کروں گا۔ جب میں اِس بات کو یاد کرتا ہوں کہ وہ وقت جلد آتا ہی۔ جب کہ مسیح کے خادم کی حیثیت میں مجھے اُس کے حضور اِس بات کا حساب دینا ہی کہ میں کس قدر اُس کی اُس شریعت پر عمل کرتا ہوں جو اُس نے اپنی کلیسیا کے واسطے مقرر کی اور میں کامل اعتقاد کے ساتھہ یقین کرتا ہوں کہ اُس نے خود ہمیشہ کے واسطے اُس چیز کو مقرر کیا۔ (جب وہ حاصل ہوسکے) کہ اُس کی موت کی یادگاری کے واسطے استعمال کیجاوے۔ تو مجھے آپکی تجویز پر بڑا رنج و افسوس ہوتا ہی۔ اور جیسا کہ گذشتہ سالوں میں جیسے ہر ایک کلیسیا میں جنمیں مجھے مسیح کی خدمت کرنی نصیب ہوئی۔ میں نے خُداوند کی میز پر وائن اور صرف وائن یعنی جوشیدہ رَس استعمال کیا (گو اُس زمانہ میں دوسرے غیر جوشیدہ رَس کے استعمال پر بہت زور دیا جاتا ہی۔) ویسا ہی میں حتی الوسع آخر تک کرتا رہونگا۔ تاکہ میں اُس کے حضور بے خوف و خطر جواب دوں۔

خُداکابرّہ

"دوسرے دِن یوحنا نے یسوع کو اپنے پاس آتے دیکھا اور کہا دیکھو خدا کا برّہ جو جہان کا گناہ اٹھا لیجاتا ہی"۔ (یوحنا ۱: ۲۹) اس آیت میں یسوع کو خدا کا برّہ کہا گیا ہی دوسرے باب کی تیرھویں آیت کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی۔ اور معلوم ہوتا ہی کہ اُن کی رسموں کے مطابق ہر ایک اِس عید کے لئے تیاری کررہا تھا ہر ایک ڈھونڈرہا تھا کہ اِس عید میں کونسے برّہ کو قربانی کرے ایسے وقت میں یوحنا نے یسوع کو اپنے پاس آتے دیکھکر بھیڑ سے کہا۔ دیکھو خدا کا برّہ جو جہان کا گناہ اٹھا لیجاتا ہی۔ اِس برّہ کی قربانی سے حقیقی عید فسح کی رسم پوری ہوگی یسعیاہ نبی کی کتاب کے ترپنویں باب کی ساتویں آیت میں ایک برّہ کا ذکر ہی وہاں لکھا ہی "وہ جیسے برّہ جسے ذبح کرنے لے جاتے اور جیسے بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے آگے بے زبان ہی۔ اسی طرح اُسنے اپنا مُنہ نہ کھولا"۔ اِس پیشین گوئی کو یہودی لوگ نہیں سمجھتے تھے۔ اِس لئے وہ خیال کرتے تھے کہ مسیح ایک طاقتور دنیوی بادشاہ

ہوگا۔ لیکن یوحنا نے مسیح کو ٹھیک طور پر پہچانا تھا۔ اس لئے اُس نے مسیح کو یردن کے کنارہ پر آتے دیکھکر اپنے شاگردوں سے کہا۔ دیکھو خُدا کا برّہ وغیرہ +

یہہ برّہ خُدا کا برّہ ہی۔ اِنسان کا نہیں اِنسان کو خدا نے اِس برّہ کو دیدیا ہی۔ کسی نے قیمت دیکر اسکو نہیں خریدا ہی۔ اِس مُفت کے ملے ہوئے برّہ کے ہوسے گنہگار کی نجات ہی۔ ابراہیم جب اضحاق کو قربانی چڑہانے کے لئے تیار تھا۔ اُسوقت اُس نے جھاڑی میں اٹکے ہوئے ایک مینڈھے کو دیکھا اور اُسکو اپنے بیٹے کے بدلے میں خوشی خوشی قربانی کے لئے چڑہایا۔ یہہ مینڈھا خدا کی طرف سے دیا گیا تھا۔ مسیح بھی ویسے ہی خُدا کی طرف سے دیا گیا ہی۔ تاکہ وہ سب کے لئے قربان ہووے +

ہم جب کوئی عبادت خانہ بناکر خُدا کے نام پر مخصوص کر دیتے ہیں تو اُس مکان کو خُدا کا گھر کہا جاتا ہی۔ اِسلئے کہ خدا کے نام پر وہ مکان علیحدہ کیا گیا ہی۔ اِسی طرح جو روپیہ خدا کے نام پر مخصوص کیا جاتا ہی۔ اِسکو خدا کا روپیہ کہا جاتا ہی۔ بنی اسرائیل کا ہر ایک گھرانا پہلے مہینے کے دسویں دِن ایک برّہ کو علیحدہ کرکے رکھتا تھا۔ (خروج ۱۲: ۳) اور چودھویں دِن شام کے وقت اُسے ذبح کرتا تھا۔ (خروج ۱۲: ۶) خدا کے نام پر علیحدہ کیا جاتا تھا۔ اِس لئے اِس برّہ کا نام خدا کا برّہ تھا۔ مسیح بھی خدا کے نام سے علیحدہ کیا گیا تھا اِس لئے بھی وہ خُدا کا برّہ ہی۔ خروج ۱۲: ۵ میں اِس خُدا کے برّہ کے بارہ میں لکھا ہی "تمہارا برّہ بے عیب چاہئے۔ نر اور ایک سالہ ہو" اس آیت سے یہہ مطلب ہی کہ خُدا کا برّہ اپنی صفات اور عمر اور ذات میں کامل ہو۔ ایک سالہ سے پورا جوان مُراد ہی۔ نر اسلئے کہ نر کے ساتھ خُدا کا عہد اور نر قوم اِنسان کا نائب ہے (Representative) بے عیب سے مُراد ہی کہ جس میں کوئی گناہ یا نقص نہ ہو۔ مطابق اس شرح کے مسیح خدا کا برّہ ہی۔ کیونکہ وہ پوری عمر میں قربان ہوا۔ اِس میں کچھ ناکاملیت نہ تھی وہ نر تھا۔ یعنے دوسرا آدم قوم اِنسان کا نائب۔ وہ بے عیب تھا۔ اِس میں کوئی نقص نہیں پایا گیا۔

جس برّہ کو قربانی کرنا ہوگا وہ بے عیب ہونا چاہئے۔ اگر کوئی نقص یا عیب ہو تو قربانی قبول نہوگی عیب دار کے بدلے بے عیب چاہئے۔ میرے سامنے کے اِس لیمپ کو اگر تم توڑدو۔ تو میں اِس کے عوض میں تم سے ایک ٹوٹی ہوئی لیمپ لے کر راضی نہ ہونگا۔ تم کو اِس ٹوٹے ہوئے لیمپ کے عوض میں ایک ثابت لیمپ دینا پڑیگا۔ اگر تمہارے لیمپ میں کوئی عیب یا نقص ہو تو میں ہرگز اِس لیمپ کو قبول نہ کروں گا۔ اِسی طرح جس برّہ کو قربانی چڑہانا ہوگا بے عیب ہوگا۔ مسیح بے عیب برّہ تھا۔ صرف اکیلا وہی کفارہ کے لایق تھا +

قربانی کا یہہ دستور تھا کہ جب کوئی گنہگار قربانی کے لئے ایک برّہ کو لے آتا تھا تو وہ پہلے اِس کو اچھی طرح دیکھتا تھا کہ آیا اُس میں کوئی عیب تو نہیں جب اِس کی پوری تسلی ہوجاتی تھی کہ اِس برّہ میں کوئی نقص نہیں ہی۔ تب وہ اُس کو قربانگاہ کے پاس لے آتا تھا ذبح کرنے سے پیشتر کاہن بھی اِسکو آزماتا تھا۔ شاید تم اپنی آنکھ سے اِس میں کوئی عیب نہیں دیکھتے ہو لیکن خدا کا نائب جو کاہن ہی وہ اِس میں اپنی باریک بینی سے کوئی عیب پکڑ لیوے۔ اِس لئے جب وہ برّہ تمہارے اور کاہن کے دونوں کے سامنے بے عیب ٹھہرا تب ہی وہ برّہ قربانی کے لایق ہوا نہ کاہن تم کو دیکھتا ہی۔ نہ تم کاہن کی طرف تک رہے ہو۔ بلکہ دونوں کی نظر برّہ کی طرف ہی۔ تم کتنا ہی عیب دار کیوں نہ ہو اگر تمہارا برّہ بے عیب ہی تو کافی ہی +

مسیح ہمارا قربانی کا برّہ ہی اگر صرف ہم کہیں کہ وہ بے عیب اور بے نقص ہی تو ہمارا کہنا کافی نہیں۔ شاید ہم اِس کی بے نظیر زندگی میں کوئی عیب نہیں دیکھتے لیکن خدا جو کہ پاک ہی اور دل اور گُردوں کے جانچنے والا ہی وہ شاید اِس میں کوئی عیب دیکھے۔ اِسلئے اِس کے بارہ میں اِنسان اور خُدا دونوں کی گواہی چاہئے +

بائبل اِس گواہی سے بھرپور ہی۔ نہ صرف اِس کے شاگرد یہہ دیکھتے ہیں کہ اِس میں کوئی عیب نہیں ہی۔ بلکہ اِس کے دشمن بھی اُس میں کوئی عیب نہیں پاتے۔ اِس کے پکڑوانے والا یہوداہ اسقریوتی ایک بے عیب شخص کو پکڑوانے کے رنج میں خودکشی کرکے مرگیا۔ پلاطوس نے اِس میں کوئی عیب نہ پاکر بھیڑ کے آگے اپنے ہاتھ دہوئے۔ خدا بھی اِسکی بابت یہہ گواہی دیتا ہی کہ "یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے میں خوش ہوں" سو مسیح خدا کا بے عیب برہ تھا۔ اِس میں کوئی نقص نہیں تھا تم اپنی طرف نظر نہ کرو اپنے میں بے عیبی نہ دیکھو۔ بلکہ اِس برّہ کی طرف دیکھو۔ خُدا بھی اِس کیطرف دیکھتا ہی گنہگار بھی اِس کی طرف دیکھتا ہی۔ اگر مسیح بے عیب ہی تو کفارہ کامل ہی +

قربانی کی رسم کا ایک اور یہہ دستور تھا کہ اِس قربانی کے اوپر ہاتھ رکھنا۔ برّہ جب بے عیب ٹھہرایا جاتا تھا۔ تب اِس پر ہاتھ رکھنا پڑتا تھا۔ اِس ہاتھ رکھنے سے تین مطلب ہیں +

(۱) ہاتھ رکھنا نذر کرنے کا نشان ہی کسی کو کوئی چیز نذر کرتے وقت اِس پر ہاتھ رکھنا پڑتا ہی۔ یہہ دستور مُلک ہندوستان میں بھی رائج ہی۔ ہندو لوگ جب برہمن کو کوئی چیز دان پُن کر دیتے ہیں۔ تو اُسوقت اُس چیز پر اُنکو ہاتھ رکھنا پڑتا ہی۔ برّہ کے اوپر ہاتھ رکھکر ہم اپنے عوض میں اِس برّہ کو خدا کی نذر کرتے ہیں +

(۲) ہاتھ رکھنے سے اوصاف کی تبدیلی ہوتی ہے۔ گنہگار جب بے عیب برہ پر ہاتھ رکھتا ہے تو اُس کے عیب برہ میں اور برہ کی بے عیبی اس میں تبدیل ہوتی ہے۔ گنہگار جب مسیح کو چھوتا ہے تو اُس کا گناہ مسیح کے حساب میں اور مسیح کی راستبازی اس کے حساب میں لکھی جاتی ہے +

(۳) ڈاکٹر کیلاگ صاحب ہاتھ رکھنے کا ایک اور معنے بتلاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہاتھ رکھنے سے مراد تکیہ کرنا ہے یعنے گنہگار اپنی نجات کے لئے اس کفارہ پر تکیہ کرتا ہے۔ ہاتھ رکھنے سے پناہ لینا بھی مراد ہے میں نے ایک معزز دوست سے سُنا کہ پنجاب میں کہیں کہیں یہہ دستور ہے کہ جب کوئی زورآور شخص کسی کمزور پر ظلم کرتا ہے تو وہ مظلوم کسی اور زورآور کے پاس جاکر اُس کے اوپر ہاتھ رکھتا ہے۔ تب وہ شخص اُس کو پناہ دینے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ سو ہاتھ رکھنے سے پناہ لینا بھی مراد ہے۔ برہ کے اوپر ہاتھ رکھنے سے اُسپر تکیہ کیا جاتا ہے اور اپنے گناہ کے خوف سے اس کی پناہ لیجاتی ہے +

جب برہ بے عیب ٹھہرا انسان سے بھی اور خدا سے بھی۔ جب اس برہ کے اوپر گنہگار نے اپنا ہاتھ رکھا تب وہ بے عیب برہ اب عیب دار سمجھا جاتا ہے اب ذبح کرنے کے لائق ہے کیونکہ سارے عیب اب اس پر ہیں۔ اب ذرا بھی اس پر رحم نہیں کیا جائیگا جو کاہن غور سے اسکی بے عیبی ڈھونڈ رہا تھا۔ اب وہ خود ہی اس کو سخت عیب دار تصور کر کے اُس کے گلے پر چھری پھیرتا ہے۔ اُس کا لہو بہاتا ہے۔ تاکہ خدا کا قہر نہ رہے مسیح خدا کا برہ ہے۔ وہ ہمارے لئے قربان ہوا ہے +

"دیکھو خدا کا برہ جو جہان کا گناہ اٹھا لیجاتا ہے" وہ گناہ اٹھانے جانے والا ہے۔ مسیح جیسا کہ گناہ کی قربانی (Sin-offering) تھا ویسا ہی وہ گناہ بردار (Sin-bearer) تھا کفارہ کے بڑے دن کو دو حلوان حاضر کئے جاتے تھے۔ ایک کو قربانی کرتے تھے دوسرے کو جیتا رکھتے تھے (دیکھو احبار ۱۶ باب) یہہ اس جیتے حلوان کے سر پہ ہاتھ رکھکر اور اُسپر سارے گناہوں کو لاد کر کسی شخص کے ہاتھ بیابان کو بھجوا دیتے تھے (احبار ۱۶: ۲۱-۲۲) اس چھوڑے ہوئے حلوان کو (Scape-goat) گناہ بردار کہا جاتا ہے۔ مسیح ہمارا گناہ بردار ہے۔ وہ ہمارے گناہ کی سزا (Penalty of Sin) اور ہمارے گناہوں کی طبیعت (Disposition of Sin) اُٹھا لیجاتا ہے +

خدا کا برہ صرف یہودی قوم کے گناہ اٹھا لیجانے کے لئے نہیں آیا تھا۔ بلکہ یوحنا کہتا ہے کہ وہ جہان کا گناہ اٹھا لیجاتا ہے "کل جہان کی عید فسح کے لئے یہہ برہ قربان ہوا ہے۔ وہ ہر قوم کے اور ہر شخص کے گناہ اٹھا لیجا سکتا ہے وہ تمہارا اور میرا بلکہ ہر ایک کا گناہ اُٹھا لینے کے قابل ہے۔ وہ ایک عالمگیر نجات دہندہ (Universal Saviour) ہے۔ اے ناظرین تم اُس ہی کی طرف نظر کرو۔ اگر تم نے بیشمار گناہ بھی کئے ہوں۔ تو اُس کی طرف دیکھو۔ نہ اپنی طرف نہ عدالت کنندہ خدا کی طرف۔ اس برہ کی طرف نظر کرو وہ تمہارا گناہ اُٹھا لیجائیگا +

(بو الراقم۔ پادری۔ بی۔ بی۔ رائے از تاہن)

شاکتک مت دھرم

ڈیر مسٹر اڈیٹر صاحب۔ بعد ہدیہ تسلیم و تحفہ پیار کے عرض ہے کہ اگرچہ بہت مدت بعد حاضر ہوئے ہیں۔ تو بھی اس مضمون کو قبول فرماکر اخبار صداقت نور افشاں میں ناظرین کی آگاہی کے لئے جگہ دیجئے۔ باعث مشکوری کا ہوگا۔ و ہو ہذا +

ہندوؤں میں یہہ ایک پوشیدہ مت (مذہب) ہے جس میں بہت عیاش عیش و عشرت کو پسند کرنیوالے شامل ہوتے ہیں۔ ان کے سارے ممبروں کو بھی شامل کرتے جب کہ وہ اپنے آپ کو ایک باعتبار ممبر ثابت کریں اور یہہ وعدہ بھی کہ وہ تادم زندگی اپنے عزیز سے عزیز کو کبھی بھی جب تک وہ اس دھرم میں شامل نہ ہو۔ حالات نہ بتلاویں گے اور کوئی بات یا فعل اس دھرم کا جو مندر کے اندر ہو خواہ کسی کے مکان میں جلسہ کے دن ہو ظاہر نہ کریں گے۔ اور حتی المقدور کوشش کیا کریں گے۔ باہر کسی سے ذکر تک نہ کریں۔ یہہ فرقہ ابھی جاری نہیں ہوا۔ بلکہ مدتوں سے چلا آتا ہے اور بڑے بڑے معزز لوگ بھی اس میں شمولیت حاصل کرتے رہے۔ اور کرتے ہیں۔ اور کسی کو رکاوٹ نہیں۔ نہ ہی کسی درجے کے آدمی کا کھانے پینے شراب نوشی یا جلسوں میں مباشرت دستورات کے ساتھ کرنے کے وقت لحاظ کیا جاتا ہے۔ امیر تا غریب سب یکساں سمجھے جاتے ہیں اور جیسے ایک چھوٹے آدمی کا حق ہے۔ ویسے ہی اعلیٰ درجے کے آدمی کا بھی۔ اِس دھرم میں جو چالاک لوگوں نے منتر شاستر بناکر میتھن* شراب۔ گوشت۔ وغیرہ۔ وغیرہ کو نجات کا سہارا ٹھہراکر جھوٹی باتیں اور دھوکھا اور پاکھنڈ فریب چلاکر۔ ماں۔ بیٹی۔ بہن و جورو سے سمالگم کرنا مجامعت کرنا وغیرہ ثواب ٹھہرا۔ جہان بھر کا ستیاناس و تباہ کردیا ہے۔ اور قوموں کو بدنام کیا۔ اور جس نے حیا و شرم کو بالکل اُڑاکر اپنا شیوہ بے حیائی مقرر کرلیا ہے۔ اس کی تعلیم یہہ ہے۔

(۱) کہ اپنے آپ کو کسی غیر کے روبرو ہرگز ہرگز ظاہر نہ ہونے دینا۔ جیسا کہ ان کے شاستروں میں لکھا

*نوٹ۔ سنسکرت لفظ ہے جسکے معنے مجامعت کرنے کے ہیں +

لہ اسکو بام مارگی بھی کہتے ہیں ہم بشرط زندگی پورے پورے حالات ان کے کسی وقت لکھینگے۔

"یعنی اندر سے تو شاکتک رہنا اور ظاہر میں شیو دھرم والوں کی شکل رکھنا۔ جہاں کہیں جلسہ یا سبھا یا بہت آدمی جمع ہوں وہاں اپنے آپ کو دشنو مشہور کرنا ۔"

(۲) (ا) مَدرا یعنی شراب ضروری پینا۔ (ب) مانس اور مچھلی یعنی گوشت کھانا۔ (ج) مُدرا یعنی پوری کچوری وغیرہ کھانا۔ (د) میتھن یا پنجم یعنی مباشرت کرنا لازمی فرض ہر ایک ممبر کا ہوتا ہے۔ خواہ بیمار ہو خواہ تندرست۔ کمزور ہو یا زور آور۔ اس کو سب سے اخیر رکھا کیونکہ آدمی نشے کی حالت میں ہو کر کسی کا فرق نہیں کر سکتا کہ ماں ہے یا بہن۔ بیٹی ہے یا جورو +

(۳) پھر جب آدمی خاصہ ممبر ہو جاوے تو اس کو تعلیم ہوتی ہے۔ کہ عورت کی جائے مخصوص میں بھی اس کی یونی[ك] میں زبان دیکر منتر کا پڑھنا بڑا ہی پُن و ثواب کا کام ہے۔ اگر آدمی یہہ کرے تو وہ کسی روز تک شیو سروپ ہو جاوے گا +

(۴) عزت کو چھوڑ کر رہو یعنی بالکل بے عزت ہو جاؤ۔ ڈر خوف کسی کا نہ رکھو۔ جہانتک ہو سکے۔ (۱) بدمعاشی کرتے جاؤ۔ (۲) اور کراہت اور وسوسہ بھی نہ رکھو (۳) جھوٹھ کھا جاؤ۔ (۴) ایک دوسرے کی قے کھا جاؤ۔ (۵) مباشرت یا جماع کرتے وقت ماں بہن بیٹی۔ جورو کسی رشتہ کی امتیاز نہ کرنا جو آوے کام کرو۔ سوائے منڈی۔ کانی۔ گنجی۔ جو ضعیف ہو گئی ہو بال اور دانت جس کے گر گئے ہوں۔ ذات پات کا بھی ایسے موقعہ پر کوئی خیال نہ کرنا۔ اگر قوم کی عورت نہ ملے تو چوہڑہ چمار کو دام دیکر بُرائی ضروری کرنا۔

(۵) جھوٹھ بولنے کی عام اجازت ہے۔ جتنا جسکا جی چاہے جھوٹ بولے کوئی ممانعت نہیں۔

کارروائی اسکی یوں ہوتی ہے۔ پہلے شیش یعنی شاگرد بنایا جاتا ہے اور بھیرس کو چکروں یعنی جلسوں میں بُلا بُلا کر کارروائی سمجھائی اور سکھلائی جاتی ہے۔ اور ہر کام کے ساتھ ایک نہ ایک منتر ضروری ہوتا جو کہ انکی کتابوں میں لکھے ہیں۔ اور یہہ سب پورنابھی کھیلی[ك] (اُستاد) ہی کر سکتا ہے۔ اوروں کو ہرگز اجازت نہیں۔ کتابیں اس دھرم کے متعلق بہت ہیں۔ مگر سنسکرت میں ہیں ان میں ان کا سارا حال بمع تشریحات کے لکھا ہے۔ صرف تھوڑے دن ہوئے کہ ایک آدمی نے ان میں سے بڑا پاپی کی عمر میں نکل دیانندی آریا ہو کر ایک کتاب بنام (گپت پرکاش) کی لکھی ہے جس میں کوئی ۵۰ صفحے کے بام مارگیوں کا پورا پورا حال اور بعد میں اُس نے اپنی سوانح عمری لکھی ہے۔ جو بالکل سچی تصویر اُس کی زندگی کی ہے +

پھر مذکورہ بالا باتوں میں سے کوئی نہ کرے۔ تو بڑا پاپی۔ چنڈال سے بدتر سمجھا جاتا ہے۔ اور ان کے ان قواعد کو بجالانے کے لئے سخت قید ہے۔ یعنی خواہ آدمی مر رہا ہو تو کہیں جلسہ کا کوئی پتہ دے گیا ہو۔ تو ضروری داخل ہو۔ کیسا ہی ضروری واہم کام در پیش ہووے تب بھی جلسوں میں شامل ہو کر لذت اٹھانی پڑتی ہے۔ ورنہ وہ بے ایمان دکودھرمی ہے۔ سوائے معززدوردانداندیش ناظرین آپ کے سامنے جو آج یہہ مضمون پیش کیا گیا ہے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس میں کہانتک سچائی واہی قربت کی خواہش وروحانی ہونا ور خدا کی بات سوچنے کی تعلیم ہے۔ دیکھئے ہندوازم کی پوشیدہ کارروائی یہہ ہیں۔ جس پر وہ اپنا تکیہ کئے بیٹھے ہیں۔ اور جنت کی اُمید میں یہہ کرتوتیں کر رہے ہیں۔ کہ تو یہ ہی بھلی ہے۔ روشنی والے لوگ خیال فرما سکتے ہیں کہ پہلے تو اس دھرم میں اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنے کی سخت تاکید ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ اگر یہہ مت سچا ہوتا تو اسکو پوشیدہ رکھنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اچھے کام کو کوئی نہیں چھپاتا۔ بُرے کاموں کو ہر ایک آدمی چھپاتا ہے۔ پھر یہہ بھی کہ ہر ایک قسم کے کام کرنے کی اس میں اجازت دی گئی ہے۔ کیسی شرمناک بات ہے جس کو کوئی دیانندی آریا یا سناتن دھرمی بھی اُمید ہے کہ کبھی بھی گوارا نہیں کرے گا۔ محققین جان سکتے ہیں کہ الٰہی دین جو خدا کا رستہ واس کے ملنے نیاز حاصل کرنے کا راہبر ہے۔ کبھی پوشیدہ کارروائی نہ کریگا۔ بلکہ سب کے سامنے روز روشن کی طرح اپنے عالمگیر اصول کو پاک طور پر سب کے سامنے رکھیگا نہ شاکتک کی طرح پوشیدہ۔ دھنی +

اور پھر پانچ مکاروں کو جو اخلاقی وروحانی زندگی کے سخت دشمن ہیں مکتی کا سادھن بنا رکھا۔ کہ جو ہو سو ہو۔ مگر شراب وگوشت کھانا پینا اور بدمعاشی کرنی۔ ای بام مارگیو ذرا گہری نیند سے جاگو۔ کیا ہو سکتا ہے کہ یہہ مُکتی دینے والا مذہب ہے۔ کیا ممکن ہے کہ وہ نجات کا چشمہ ہو کیا کبھی ہی سچائی کے متلاشی پر کچھ بھی ایسے جھوٹھ کا اثر ہو سکتا ہے۔ ہرگز ہرگز نہیں ہوگا۔ ایسی پالیسی (Policy) ور پردہ پوشی نے شاکتک دھرم کو برباد کر کے موجودہ نازک حالت تک پہنچا دیا ہے۔ اور ان عقل کے دشمنوں نے جو ممبر بنجاتے اس پردہ پوشی کا کچھ خیال نہ کر کے اپنی شرارتیں زیادہ ہی زیادہ کرنی شروع کر دیں یہانتک کہ کسی میں محبت کرتے وقت امتیاز نہ کرو کی تعلیم کا رواج

[ك] نوٹ + پورنابھی کھیلی وہ ہوتا ہے۔ جو بڑا ماہر وہو سارے کاموں میں ہو بڑا و قدوان ہووے۔ پنجاب میں صرف تھوڑے جگہیں +

نوٹ [ك] یہہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنے پیدا ہونے کی جگہ۔ اصلی گھر چشمہ کے ہیں۔ راقم ش +

بچروں جلسوں میں عام طور پر کھلم کھلا رائج ہو گیا ہے۔ گوئیم مشکل وگرنہ گوئیم مشکل۔ کیسی کیسی بد ذاتی بھری ہے۔ کیا یہہ خدائی مذہب اور مکتی دینے والا ہو سکتا ہے؟۔ آج ہم اُن ہمدردانِ قوم اہلِ ہنود کو جگا کر خبر دیتے ہیں کہ متوالو اُٹھو صبح ہو چکی۔ منزلِ مقصود پر چلنے والوں کی گاڑی تیار ہے۔ لائن کلیر (Line clear) محافظ دینے چلا ہے۔ اِتنے میں جو چھکر منزل پر پہنچو ورنہ رہ جاؤگے۔ پچھتاؤگے۔ وقت ضائع کروگے۔ آؤ ذرا اِن خوفناک برائیوں کو آنکھیں ملکر ہی دیکھو۔ اِس دھرم کے لوگوں کی حالت پر کچھہ ترس کھاؤ۔ ہر ماہ ہر سال لاکھا لاکھ جلسوں میں ہزاروں روپیہ کی شراب اڑ جاتی ہے۔ سینکڑوں کا گوشت بھی۔ پوری کچوری۔ وغیرہ وغیرہ لوازمات کا حساب ندارد اور سینکڑوں مردوں کو قبروں میں سے نکالکر انکی کھوپڑی (شراب پینے کے لئے) لیجاتی ہے اور دانت (مالا بنانے کے) لے جاتے ہیں۔ اور کتنی ہی عورتوں کو بے عزت و بے حرمت کیا جاتا ہے۔ کسی کا فرق نہیں جو سامنے آئے خواہ کوئی ہووے۔ جماع کیا تو چھوڑ دیا اور پھر باہر اگر وہی عورت ماں ہے یا بہن ہے وہی رشتہ قائم ہے۔ مگر وہاں (جلسہ) میں کوئی رشتہ نہ ناطہ۔ کیسی افسوس اور شرم کی بات ہے۔ پھر یہہ سب اور اِس سے زیادہ شرمناک برائیاں کیسی کیسی بد اثر رکھنے والی ہیں۔ یہہ دھرم بیشک مکتی یا شکتی دینے والا نہیں۔ بلکہ خدا کا قہر و غضب ڈھلنے والا۔ شیطانی کاموں کو ترقی دینے والا۔ خدا کے لوگوں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ اور ہندوؤں میں زیادہ خرابی کا بیج بونے والا۔ بھلے لوگوں کو بُرے کرنے والا ہے۔ کاشکہ کوئی مُصلح ہو کر ان اخلاقی خرابیوں کو نکالے۔ بعد میں روحانی حالت میں قدم ماریں اور تب ہی وہ مکتی کو نجات کو پانے میں کامیاب ہونگے۔ ورنہ اِدھر کنواں اُدھر کھائی کی مثال یاد رکھیں۔ میرا ایک اور سوال ہے کہ کیا ایسے شاکتک دھرم والے خدا کی بادشاہت کے وارث ہو سکتے ہیں؟ کبھی نہیں۔ یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جس کا انجام اچھا۔ اسکا سب کچھ اچھا ہے۔ شاکتک والوں کا اندرونہ معلوم تو ہو گیا ہوگا۔ بیرونہ بھی۔ ایسی حالت میں وہ خدا کو کبھی نہ دیکھینگے۔ کیونکہ وہ خود اِن باتوں کی ممانعت کرتا ہے۔ اِسوقت اُس کا فرمان یعنی (مسیح) کا مجھے یاد آتا ہے کہ جو میرے ساتھ نہیں میرا مخالف ہے اور جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا بکھراتا ہے۔ متی ۱۲: ۳۰ اِس میں کوئی شرط نہیں ہے خواہ وہ کون ہووے۔ شاکتک ہو یا مرزائی۔ دیانندی آریا ہو یا محمد عربی کا پیرو محمدی سب کے لئے یہہ فرمان صادق ہے۔ جو مسیح کے ساتھ نہیں۔ وہ اُس کا مخالف ہے۔ سوائے میرے ملکی جا بجو بام مارگیو ہشیار ہو۔ بیدار ہو جاگو اور تیار ہو۔ ایسے بیہودہ فضول خیال چھوڑو۔ دیکھو ہمارا خُداوند جلد آنے والا ہے۔ اِن سب چند روزہ عیش و عشرت کی باتوں کو چھوڑ کر اخلاقی و روحانی نمونہ بن جاؤ۔ اور اپنا حال کا بد نمونہ چھوڑ دو۔ کیونکہ کب تک شکل مومناں اور کرتوت کافراں رہ سکتی ہے۔ اب روشنی کا زمانہ ہے۔ اندھیرے کو دور کرو۔ اور نور کی پیروی کرو۔ تاکہ خلقِ خدا کا بھلا ہو اور کر سکو اور ہندو بام مارگیوں کو شیطانی حملوں سے چھڑانے کو صلیبی سپاہی جنکو حقیر جانتے ہو۔ تیار ہیں۔ آؤ باز آؤ۔ ورنہ ایسی خرابیوں سے برباد ہوگے۔ اور بجائے مکتی کے سختی کا بوجھہ اٹھانا پڑے گا +

الراقم

بی۔ اے۔ شرف۔ لائسینشیئیٹ
از بھیرا پنجاب

+

دینی خبریں

انگلستان کے ڈاکٹر فیربرن نے آئندہ کے سال کے لئے ہندوستان میں ہسکال لکچرشپ کے متعلق لکچر دینا منظور کر لیا ہے۔ اُمید ہے کہ وہ آئندہ نومبر کو کلکتہ میں لکچر شروع کریں گے +

برٹش تھیالوجیکل سٹوڈنٹ کانفرنس برمنگھم واقعہ انگلستان میں ۱۲-۱۶ اپریل تک منعقد ہونیوالی تھی۔ اِس کانفرنس کی غرضیں یہہ ہیں۔

(۱) برٹس تھیالوجیکل سٹوڈنٹوں کا رشتہ برٹش کے سٹوڈنٹ کرسچن موومینٹ کے ساتھہ قائم کیا جاوے۔

(۲) تھیالوجیکل (علم الٰہی) کالجوں میں روحانی زندگی کی ترقی ہووے۔

(۳) عام طور سے علمِ الٰہی کے طالب علموں میں مشنری کام کا جوش دلایا جاوے۔ ڈھائی سو طالبعلم وکیلوں کے آنے کی اُمید تھی +

مدورا واقعہ جنوبی ہند کے پاسٹر ایم۔ ایس نٹلٹمی لکھتے ہیں کہ چرچ کمیٹی نے اپنے ایک جلسے میں چرچ بیرر کی ضرورت کو محسوس کی۔ مگر روپیہ کی تنگی کے باعث سے کسی آدمی کو اس کام پر مقرر نہیں کر سکتے تھے۔ دو لڑکوں نے کہ جن کی عمر دس اور بارہ برس کی ہے۔ کہ جو کرسچن انڈیور سوسائٹی کے ممبر ہیں اس بات کو سُنکر اپنے تئیں پیش کیا کہ ہم بلا تنخواہ کام کرینگے اور وہ اب تک اپنے وعدہ پر پکے ہیں اور وفاداری سے کام کر رہے ہیں۔ ہم نہایت خوش ہوتے اگر

لودیانہ کے لڑکے پنجاب کے لئے اِس قسم کا نمونہ دکھلائیں ✤

میتھوڈسٹ اپسکوپل مشنری سوسائٹی کے سکرٹریوں کی طرف سے ایک ہمت بخش اور خوشی دلانے والا سرکلر جاری ہوا ہی کہ تین لاکھ روپیہ کے قریب بذریعہ تحریری اقرارنامہ مشنری سوسائٹی کے قرضے کے لئے جمع ہو گئے ہیں اور ۲ لاکھ اٹھاون ہزار روپیہ کے قریب کی ابھی اور ضرورت ہی ✤

جیپور کے سُلطان نے پرسبی ٹرین چرچ آف انگلینڈ کے پادری جے ۔ اے ۔ بی ۔ کُک کو سنگھاپور میں چینی مسیحیوں کی بود و باش کے لئے تین سو ایکڑ زمین ۹۹۹ برس کے واسطے دیدی ہی ✤

کلکتہ میں لوکل مشنری کانفرنس کی طرف سے ایک جماعت قائم ہوئی ہی کہ بچوں پر ظلم بند کرنے کی تدبیریں کرے ۔ تدبیریں ہو رہی ہیں ✤

گجرات اور کاٹھیاوار میں آئرش پرسبی ٹرین مشن کے متعلق ۲۸۲۴ اشخاص ہیں ۔ جن میں سے ۲۱۱۹ ایسے ہیں کہ جو خود بپتسمہ لے کر کلیسیا میں شامل ہوئے ہیں پچھلے مسیحی جماعت میں ۹ فیصدی کی ترقی ہوئی ہی ۔ اور باوجود قحط کا سال ہونے کے اُنہوں نے خدا کے کام کے لئے ۱۳ روپے فیصدی چندہ دیا ہی ✤

ریسم واقعہ برار کے پادری ۔ ڈبلیو ۔ اے ۔ مور صاحب نے ہنگولی کے مشہور مولوی عبدالخالق کو پچھلے اتوار کو بپتسمہ دیا ✤

مسٹر ۔ ای ۔ ایم ۔ گارڈن نے کرسچن مشن کے متعلق سیگسی واقعہ وسط ہند میں سات سال کامیابی کے ساتھ کام کیا جب وہ پہلے پہل وہاں تشریف لے گئے تو وہاں ایک بھی مسیحی نہیں تھا ۔ مگر اب وہاں پچاس آدمی کلیسیا کے شریک ہیں ✤

پروفیسر ڈبلیو ۔ ڈبلیو وائٹ آج کل مدراس ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن میں بائبل پر درس دے رہے ہیں ۔ اُمید ہی کہ وہ ماہ جون میں بمبئی تشریف لیجاویں گے ✤

کرسچن انڈیور پرسیس بُلیٹن جو امریکہ کے جنرل سیکرٹری کے دفتر سے شایع ہوتا ہی ۔ بیان کرتا ہی کہ کرسچن انڈیور سوسائیٹیوں کو مسٹر موڈی کے کام سے کہ جو اُنہوں نے کلیسیا میں داخل ہونے کے بعد ہی جب کہ وہ جوان تھے کیا نمونہ لینا چاہیے؟ اُنہوں نے گرجے میں ایک پورا بنچ لے لیا اور کوشش کرتے رہے کہ لوگوں کو اکھٹا کر کے اُسکو بھر دیں ۔ جب کہ اس بنچ کے لئے ہمیشہ گرجے میں آنیوالے کافی لوگ مل گئے تو دوسرا بنچ لیا ۔ اور ایسا ہی کیا اور ایسا ہی کرتے رہے ۔ جب تک کہ کُل بنچ نہ بھر گئے ۔ کیوں نہیں پنجاب اور ہندوستان کی کرسچن انڈیور سوسائیٹیوں کے ممبر ایسا ہی کرنے کی کوشش کرتے؟ ✤

اِنگلستان کی پرسبی ٹرین کلیسیا نے حال ہی میں ویسٹ منسٹر سوال و جواب مختصر کی پانچویں جوبلی کی ہی ۔ اُس موقعہ پر آٹھ سو سے نو سو تک آدمی موجود تھے ✤

جج ٹُر صاحب کہ جو اے ۔ ایل ۔ او ۔ ای کے بھائی تھے ۔ بہت عرصے تک ہندوستان میں سرکاری ملازمت میں رہے ۔ کہتے ہیں کہ ہر مہینے قریباً ۶۰۰ روپیہ ماہوار مشنوں کے کام کے واسطے دیا کرتے تھے بعض لوگ اُنکی فیاضی پر اعتراض کرتے تھے ۔ اُن کا جواب یہہ تھا کہ آٹھ کروڑ ساٹھ لاکھ بالغ مرد اور عورت اِس ملک میں رہتے ہیں پانچ ہزار ہر روز مرتے ہیں ایک روز کی دیری کے معنے پانچ ہزار روحیں ہیں ۔ اپنے کام سے فارغ ہو کر وہ مسیح کی مُنادی کیا کرتے تھے ۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر میرا ہر ایک بال جان ہوتی تو میں سب اُس کو دیدیتا وہ ۱۸۵۷ء میں باغیوں کے ہاتھ سے قتل کئے گئے ۔ اُس کے بیٹھنے کے کمرے کی دیواروں پر یہہ حروف کھُدے تھے ۔ ”خدا سے ڈرو“ ”دشمنوں کو پیار کرو“ ”موت کے لئے تیار رہو“

جارج میولر صاحب کا تجربہ دعا کے جواب کی نسبت سنڈے میگزین میں شایع ہوا ہی ۔ جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ یتیم خانہ کی عمارتوں کے لئے ۱۱۵۰۰۰ پونڈ حاصل کیا گیا ۔ ۶۲ برس کے عرصے میں اُنہوں نے کبھی چندہ نہیں مانگا ۔ مگر تو بھی اُنہوں نے اپنا کام چلانے کے لئے چودہ لاکھ پونڈ پائے اور ۲۵۰۰۰۰ پونڈ اُنہوں نے مشنریوں کو بھیجے اُن کا قاعدہ یہہ تھا کہ جب تک جواب نہ ملے وہ دعا مانگتے ہی جاتے تھے اپنی موت سے کچھ عرصہ پہلے ۹۳ برس کی عمر میں ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن میں درس دیتے وقت اُنہوں نے فرمایا کہ اُنہوں نے یتیم خانے کے کام کو اِس غرض سے اختیار کیا ۔ کہ دنیا اور خدا کی کلیسیا کو نمونے سے دکھلا دیں کہ دعا کیا کر سکتی ہی

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن اپریل ۲۷- فرانس اور اٹلی نے اعلان کردیا ہی کہ ہم سپینش امریکن جنگ میں بے طرفدار رہیں گے*

امریکن لفٹنٹ رون کیوبہ کے شرقی اطراف میں جہاز سے اترا ہی اور باغیوں کے کیمپ کیطرف روانہ ہوا ہی- تاکہ امریکہ اور باغیوں کی فوج کے درمیان ایسا بندوبست کیا جاوے کہ دونوں فریق مل کر کام کریں*

بیان کیا جاتا ہی کہ امریکہ کی بحری فوج کو حکم ہوا ہی کہ دفعتاً سپین کی فوج کے اُس دستہ پر جو جزائر فلپائن میں ہی حملہ کرے اور نابود کرڈالے*

خبر ہی کہ تین سپین کے جہاز اور سات تارپیڈو کی کشتیاں بحر اٹلانٹک پر خفیہ طور سے روانہ کی گئی ہیں*

سپین کا دستہ فوج منیلا سے روانہ ہوا ہی- تاکہ امریکہ کی بحری فوج کے مقابلہ میں پہنچے*

لندن اپریل ۲۸- امریکہ کے جنگی جہاز موسومہ نیو پورٹین- نیویارک سینسناٹی نے مقام متنزاس میں سپین کی باتری پر گولے چلائے- اور آدھی باتری کو برباد کردیا*

سپین کیجانب سے گولہ اندازی کارگر نہ تھی امریکہ کے جہازوں کو کچھ نقصان تک نہ ہوا- مگر یقین کیا جاتا ہی کہ سپین کو سخت نقصان ہوا ہی*

بمبئی- اپریل ۲۹- کل اس جگہ طاعون کی ۱۶ واردات اور ۴۳ اموات کی رپورٹ کی گئی ہی*

کراچی اپریل ۲۸- اس تاریخ کو کراچی میں ۳۵ واردات اور ۲۸ اموات کی رپورٹ ہوئی ہی*

کہتے ہیں کہ یہاں کی میونسپلٹی ۲ لاکھ روپیہ کا قرضہ لینے لگی ہی- تاکہ وبا کے خرچ اخراجات میں کام میں لایا جاوے*

الہ آباد اپریل ۲۸- ہردوار کے قرب و جوار میں وبا پچھلے ہفتے عشرہ سے کمی پر ہی- امید کی جاتی ہی کہ گرمی کے بڑھنے سے یہہ کم ہوتی جاویگی*

لندن اپریل ۲۹- مسٹر بلفور نے ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ نے از خود جرمنی کو اطلاع دی ہی کہ وی ہیوی پر قبضہ کر لینے سے مقام شنتنگ میں جرمنی کے حقوق ضائع کرنیکا کوئی بھی ارادہ نہیں ہی اور اندرونی حصے میں ریل کی سڑک کے بنانے کا بھی کوئی ارادہ نہیں ہی- اور یہہ عمل میں بھی نہیں لایا جاسکتا ہی*

سپین کا سرکاری طور پر بیان ہی کہ مقام متنزاس کی گولہ باری میں صرف ایک خچر ضائع ہوئی ہی*

امریکہ کے جہاز موسومہ شیرر نے سپین کے سٹیمر گائڈنا کو سخت تعاقب کے بعد گرفتار کرلیا ہی اس جہاز پر قیمتی اسباب ہی*

پرتگال نے اپنی بے طرفداری کا اعلان دیا ہی*

امریکہ نے آٹھ بڑے سٹیمر باربرداری کے لئے مقرر کئے ہیں- اور افواہ گرم ہی کہ کیوبہ میں فوج جلد بھیجی جاویگی*

سپین کا دستہ فوج سینٹ ونسنٹ سے جو جزائر کیپ ورڈ میں ہی روانہ ہوگیا ہی- مگر منزل مقصود کا پتہ پوشیدہ رکھا گیا ہی*

کراچی اپریل ۲۹- آج طاعون سے ۴۶ واردات اور ۴۲ اموات ہوئیں*

بمبئی اپریل ۳۰- کل بمبئی میں ۵۸ واردات اور ۴۷ اموات ہوئیں*

لندن اپریل ۲۹- متنزاس پر گولہ باری کے وقت باغیوں نے بھی شہر پر چڑھائی کی- مگر ان کے ۲۰ آدمی مارے گئے- اور وہ پسپا ہوئے- اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ امریکا اور باغی ملے ہوئے ہیں*

تحصیل گڈہ شنکر- میں فساد سخت ہوا- کہتے ہیں کہ ایک مہینے سے یہاں طاعون کی وارداتیں ہوتی رہی ہیں- اور روز مرہ بہت بڑھ گئیں- لوگوں نے بیماروں کو چھپا رکھا- اور انکو الگ کرنے سے انکار کیا- اور بیماری کی ترقی کی رپورٹ دینے سے بھی انکار کیا- ۲۸ کی صبح کو پلیگ آفیسر معہ پولیس شہر میں گئے- ایک جگہ لوگوں نے سخت مزاحمت کی پولیس نے ان پر فیر کی- مگر بہت جلد یہہ بند کرادی گئی- نو شخص قتل ہوئے اور ۲۷ زخمی- ۳- انگریز افسروں کو پتھر لگے- پولیس کے تین سپاہی سخت زخمی ہوئے- اور ۲۳ نے خفیف چوٹ کھائی- اب سب امن ہی- گورنمنٹ کے حکم کی تعمیل بغیر کسی دقت کے کیجاتی ہی*

کلکتہ اپریل ۳۰- طاعون کا سرکاری طور پر کلکتہ میں اعلان دیا گیا ہی- ۲۵ واردات اور ۱۲ اموتیں ہوچکی ہیں- لوگ بہت ڈر گئے ہیں اور کلکتہ کو چھوڑے جاتے ہیں- ہزاروں گانوں میں چلے گئے ہیں- وہاں کے لفٹنٹ گورنر نے اجلاس کر کے اپنی تقریر میں لوگوں کو بڑا دلاسا دیا- جس سے لوگ بہت خوش ہوئے*

کلکتہ مئی ۲- وبا کے کلکتہ میں ہر طرف پھیلنے کے آثار پائے جاتے ہیں*

مضامین مفید المبتدین

خدا کی خلاقی کا بیان

اِس دنیا کی چیزوں پر غور و فکر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ وہ آپ سے آپ موجود نہیں ہوئے بر ہر ہر چیز کا کوئی نہ کوئی بنانیوالا ہی۔ مثلاً اپنے گھر کو دیکھو کہ جس میں رہتے ہو۔ کیا وہ آپ سے آپ بن گیا ہی۔ ہر کوئی جانتا ہی کہ بہت سے اور مختلف کاریگروں نے مل کے مکان کو بنایا ہی۔ ہر گھر میں چراغ رہتے ہیں جس میں تیل اور بتی یا موم و چربی کے وسیلے سے روشنی پیدا کر لیتے ہیں کہ اندھیرے میں کام آوے۔ پر کیا یہہ چراغ آپ سے آپ بن گئے ہرگز نہیں۔ اِس کو تو کسی آدمی نے بنایا ہی +

اب ایک چیز ایسی ہی جو چراغ سے بہت زیادہ روشن ہی اور کوئی مصنوعی روشنی اُس کے ساتھ برابری نہیں کر سکتی ہی۔ اسکو آفتاب اور سورج بھی کہتے ہیں۔ اُس سے آدمی کو صرف روشنی ہی نہیں ملتی ہی۔ پر وہ گرمی بھی پہنچاتا ہی اور ان دونوں صفتوں کے سبب سے اس دنیا کی چیزوں کے لئے زندگی کا باعث ہوتا ہی۔ اگر آفتاب نہ ہوتا تو کوئی چیز نہ پیدا ہو سکتی نہ قائم رہ سکتی۔ کیا آدمی آفتاب کو بنا سکتا ہی۔ ہرگز نہیں۔ تو اسکا بنانیوالا کون ہی۔ اِس کا ایک ہی جواب ہو سکتا ہی یعنے کہ خدا ہی اِس کا بنانے والا ہی۔ یہہ خدا ہمارا آسمانی باپ ہی۔ یہہ زمین بھی جس پر ہم آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اُسی خدا نے بنائی اور ہمارے رہنے کے لئے ٹھہرا دی ہی جتنی چیزیں اس دنیا میں دیکھنے میں آتی ہیں سب اسی قادر مطلق خدا اور ہمارے آسمانی باپ کی صنعتیں ہیں۔ ساری چیزوں کا وہی پیدا کرنیوالا ہی۔ وہ کیسا دانا اور نیک و مہربان ہی +

والدین کی نسبت فرائض

سب پر واجب ہی کہ اپنے باپ اور اپنی ماں کو پیار کریں وہ تو بال بچوں کو بہت ہی عزیز رکھتے ہیں۔ اگر وہ ہمکو پیار نہ کرتے اور بچپن سے ہماری خبر نہ رکھتے تو ہم اس خوشی اور سلامتی کی حالت کو ہرگز نہ پہنچتے۔ بچپن کی حالت میں جب ہم چلنے پھرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے اور سوائے کھا لینے اور سو رہنے یا رونے اور اُنکو دق کرنیکے کچھ نہ کر سکتے تھے اُس وقت اُنہیں کے پیار اور اُنکی خبرگیری سے ہماری زندگی سلامت رہی +

والدین کی محبت اور اُنکا پیار اوّل درجہ کا ہوتا ہی اور کسی مہربان دوست کی محبت اُنکی محبت کے درجہ کو پہنچ نہیں سکتی ہی لڑکوں کے کھانے کپڑے کی کون فکر رکھتا ہی۔ کون ہی جو کہ اُنکی خوشی سے خوش ہوتا ہی اور اُن کے رنج اور تکلیف سے رنجیدہ اور تکلیف زدہ ہوتا ہی۔ جب وہ بیمار ہوتے ہیں اور دُکھ اور درد میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو کون ہی۔ جو اُنکی اتنی خبر رکھتا ہی کہ انکے آرام کیلئے اپنے کو تصدق کر دیتا ہی۔ اور دن کو دن اور رات کو رات نہیں سمجھتا ہی۔ اور رات دن کی تکلیفیں اُٹھا کے اُنکی راحت کیلئے فکرمند رہتا ہی +

لڑکوں کو چاہیئے کہ اپنے والدین کے تابعدار رہیں اور اُنکی نافرمانی کر کے اُنکو رنجیدہ اور بیزار نہ کریں۔ وہ حاضر ہوں یا نہوں۔ پر کبھی کوئی کام اُنکی مرضی کے خلاف نہ کرنا چاہیئے البتہ اگر وہ بے جا اور ناروا کام کرنیکو کہیں تو اُنکی بات نہ ماننی چاہیئے۔ کیونکہ خدا کا حکم ماننا سب سے افضل فرض ہی اور کسی کا حکم اُسکی مرضی کے خلاف نہ ماننا چاہیئے +

خدا کی خفگی کا بیان

جب لڑکے بالے اپنے والدین کی تابعداری کرتے ہیں اور انکے حکموں کو مانتے ہیں تو اُنکا جی بہت ہی خوش ہوتا ہی اور وہ اُنکو سعادتمند جانکے اُنکو زیادہ پیار کرتے ہیں۔ پر جب وہ نافرمانی کرتے اور انکے حکموں کو ٹال دیتے ہیں تو وہ ناخوش ہوتے ہیں اور انکے جی میں بڑا غم و رنج پیدا ہوتا ہی۔ وہ ایسے لڑکوں سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ خدا تو ہمارا آسمانی باپ ہی کیا وہ بھی ہم سے کبھی ناخوش اور ناراض اور خفا ہوتا ہی +

معلوم کرنا چاہیئے کہ ہم بہت سے ایسے کام کرتے ہیں کہ جنسے خدا ناخوش اور بیزار ہوتا ہی۔ وہ کونسے کام ہیں۔ اگر کوئی آدمی اپنے والدین کو پیار نہ کرے۔ بلکہ اُنکو بھول جائے اور اُنکی کچھ پرواہ اور فکر نہ رکھے اور دوسروں کو اُن سے زیادہ پیار کرے تو کیا وہ ناخوش نہونگے۔ بیشک وہ تو بہت ہی ناخوش ہونگے اسیطرح پر جب کوئی خدا کو پیار نہیں کرتا ہی اور اُسکی مہربانیوں کو بھول کے اُسکا احسان نہیں مانتا ہی اور اُسکی بندگی کرنے سے غافل ہوتا اور بتوں کے آگے جھکتا ہی۔ تب وہ بھی آدمی سے خفا ہوتا ہی۔ جب آدمی اپنے والدین کا کہنا نہیں مانتے ہیں اور ایک دوسرے سے جھگڑتے رہتے ہیں اور جھوٹھ بولتے ہیں اور لوگوں سے بُرا سلوک کرتے ہیں۔ تب خدا بھی اُن سے ناراض ہوتا ہی +

اور یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا ان بُرے لوگوں کو سزا بھی دے سکتا ہی۔ وہ آدمی کو ایسی آگ میں ڈال دے سکتا ہی۔ جو کبھی بجھتی نہیں ہی۔ اِسی کو جہنم کی آگ کہتے ہیں +

خدا سے ڈرو اور اُس کے حکم مانو۔ اُسی اکیلے کو پیار کرو اور اُسی کی بندگی کرو۔ تب خدا تم سے کبھی خفا یا بیزار نہ ہوگا اور تمکو ہمیشہ تک خوش و خورم رکھیگا۔ جو خدا ہی کو پیار کرتے ہیں۔ وہ بڑے مبارک ہیں +

سفری ادویات کا بکس

قیمت صہ ر

لیجئے۔ ڈاکٹر و حکیم کی بھی ضرورت رفع ہو گئی ؛

ہم نے اُن احباب کی خاطر جن کو ہمیشہ سفر یا دورہ میں رہنا پڑتا ہے۔ ایک نو ایجاد سفری ادویات کا بکس بڑی جانفشانی سے تیار کیا ہے کہ جس میں عام امراض کی ادویات موجود ہیں + اور اُن کا عام فہم طریقہ استعمال بھی ہمراہ ادویات ہے جس سے ہر ایک شخص اپنی مرض کا خود معالجہ کر سکتا ہے اور نیز تبدیل آب و ہوا کے باعث جو امراض سفر میں تکلیف دیتی ہیں۔ اِن ادویات کے اِستعمال سے شروع ہوتے ہی رفع ہو جاتی ہیں۔ بلحاظ ہمدردی اور فائدہ عام کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے

المشتہر
ڈاکٹر سنت سنگھ میڈیکل پریکٹیشنر لودیانہ

سپلین پلز یعنی تلّی کی بیٹھا گولیاں

تلّی کا بڑھ جانا ایک ایسا خراب مرض ہے جو انسان کی شکل و شباہت کو بگاڑ دیتا ہے۔ اور خون انسان کو جو زندگی کیلئے ایک جزو اعظم ہے کم کر دینا دیتا ہے۔ ہمنے سالہا سال کے تجربے کے بعد یہ بیٹھا گولیاں اِس مرض جانکاہ کو بیخ و بن سے اُکھاڑ دینے کے لئے نہایت محنت و مشقت سے تیار کی ہیں۔ اِس لئے ہم دوستوں سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر کوئی اِس مرض میں مبتلا ہووے تو ان مفید اور بیٹھا گولیوں کو استعمال کرے۔ قیمت فی بکس جس میں ۳۰ گولیاں ہیں عہ طریقہ استعمال۔ صبح و شام کے کھانے کے آدھ گھنٹہ بعد ایک ایک گولی پانی کے ساتھ نگل لو حقہ نوشی سے پرہیز کرنا واجب ہے اور اگر مریض اس کا بہت عادی ہو تو کسیقدر کم کر دیوے +

المشتہر۔ ڈاکٹر سنت سنگھ میڈیکل پریکٹیشنر۔ لودیانہ

سنا جاتا ہے کہ میونسپل بورڈ سکول دہلی کی نئی ففتھ انٹرنس کلاس نے صرف اتنی بات پر سکول جانا چھوڑ دیا ہے کہ اُن کے ہیڈ ماسٹر نے اُن کو ففتھ انٹرنس میں پروموشن دینے کے لئے دوبارہ امتحان لینا چاہا۔ کیونکہ پہلا امتحان خاطر خواہ نہ ہوا تھا۔ لیکن لڑکوں نے دوبارہ امتحان دینے سے انکار کیا اور سکول جانا چھوڑ دیا ہے کہتے ہیں کہ طلباء والدین سے تو کہہ جاتے ہیں کہ ہم سکول جاتے ہیں مگر دراصل جمنا میں نہانے اور باغوں وغیرہ کی سیر کرنے جاتے ہیں

اِطلاع سینٹ سٹیفنز کالج دہلی کے متعلق آٹھ آٹھ روپے ماہوار کے سکالرشپ انٹرنس پاس مسیحی طلباء کے لئے موجود ہیں جو لڑکے اِن سکالرشپ کو حاصل کرنا چاہیں۔ چاہئیکہ درخواست مع کسی مشنری کی سفارشی چٹھی کے پادری ایس۔ ایس آلنٹ صاحب پرنسپل سینٹ سٹیفنز کالج کے پاس روانہ کریں +

غزل

من تصنیف گوپی چند شوکت۔ مقیم
کرسچن بوائیز۔ بورڈنگ ہائی سکول۔ لودیانہ

بیاں سے ہے باہر تیرا پیار عیسیٰ
تجھی سے ہمیں ہے سروکار عیسیٰ

جلال و بشارت حکومت عدالت
ہمیشہ تجھے ہے سزاوار عیسیٰ

تو اگر مجھے دولت دیں سے کرے
میں نادار ہوں تو ہے زردار عیسیٰ

تیرا نام اقدس دُرِ بے بہا ہے
خُدا خود ہے تیرا خریدار عیسیٰ

علاوہ تمہارے بتادو کہ کس سے
کروں دردِ دل کا میں اظہار عیسیٰ

دل و جاں سے تجھ پر بھروسہ ہے اپنا
کہ تو ہی ہے میرا مددگار عیسیٰ

شفا دستِ رحمت سے مجھ کو عطا ہو
میں ہوں مرض عصیاں میں لاچار عیسیٰ

شب و روز شوکت کی منت یہی ہے
دکھا جلد مجھ کو تو دیدار عیسیٰ

(۴) # ضرورت (۳)

ہمیں ایک مسیحی دیندار لڑکی۔ جو کہ ورنیکلر مڈل پاس شدہ ہو اور اپر پرائمری کلاس کو بخوبی اُردو ہندی اور گورمکھی پڑھا سکتی ہو ہیڈ ماسٹری کیلئے ضرورت ہے تنخواہ ۲۵ روپے ماہوار اور مکان مفت ملیگا درخواستیں معہ نقول اسناد کے آنی چاہئیں۔

المشتہر۔ مس۔ ای۔ ایم۔ گارڈن۔ سپرنٹنڈنٹ گرلس سکول۔ یو۔ پی۔ مشن جہلم +

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ۔ اور بیچنے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹورکیپر این ڈبلیو آر۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو +

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ...... عہ
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ...... عا
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ...... عہ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ...... ہے
قیمت دو کاپیوں یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ انگریزی ضمیمہ ...... ہے
بغیر ضمیمہ ...... عہ

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا